ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

غلام حسن بٹ
پی۔ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ کشمیریات کلیہ شرقیہ جامعہ پنجاب لاہور
پروفیسر ڈاکٹر خواجہ زاہد عزیز
شعبہ کشمیریات کلیہ شرقیہ جامعہ پنجاب لاہور

عہدِ ڈوگرہ میں کشمیر کی علمی اور ادبی ترقی

Ghulam Hassan Butt*
Ph.D. Scholar, Department of Kashmiryat, University of Punjab Lahore Pakistan.
Prof. Dr. Kh. Zahid Aziz
Department of Kashmiryat University of Punjab Lahore Pakistan.
***Corresponding Author:** hbutt1970@gmail.com

Educational and Literary Development of Kashmir in Dogra Era

The State of Jammu and Kashmir having an area, 84471 Square miles, was purchased by Mahraja Gulab Singh in March 16, 1846 in 750000 Nanak Shai from British government. The sale deed was signed between Mahraja Gulab Singh and the British government. Mahraja Gulab Singh ruled the State from 1846 to 1857. After his death his son Mahraja Ranbeer Singh became the ruler of Kashmir. Mahraja Ranbeer Singh died in 1885 and his son Mahraja Partap Singh became the ruler. He ruled the State for a long period and died in 1925. After his death his nephew Hari Sing became the last ruler who ruled till 1947. During the Dogra Era promotion of literature and educational development was observed that will be discussed in this paper. The cultural promotion and famous literary work done in this period will be elaborated.

Key Words: *Dogra Era, Literature Development, Educational promotion, Cultural services.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلّہ

ڈوگروں نے ریاست جموں وکشمیر جس کا رقبہ ۸۴۴۷۱ مربع میل ہے کو ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ میں انگریزوں سے پچھتر لاکھ نانک شاہی کے عوض خریدا تھا۔ یہ بیعنامہ ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ اور انگریز سرکار کے مابین طے پایا تھا۔گلاب سنگھ نے ۱۸۴۶ میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سکھوں کی طرز پر حکومت کا آغاز کیااور ۱۸۵۷ تک حکومت جموں وکشمیر کی کمان اسی کے ہاتھ رہی۔گلاب سنگھ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا رنبیر سنگھ کشمیر کی گدی کا وارث بنا۔ رنبیر سنگھ فارسی کا مستند عالم اور تعلیم کی سرپرستی کرتا تھا۔اس نے تعلیم کی ترویج کے لیے کئی مراکز قائم کیے۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ نے ۱۸۸۵تک حکومت کی۔اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹاپرتاب سنگھ تخت کشمیر پر براجمان ہوا۔مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے ریاست جموں وکشمیرپہ طویل عرصہ حکومت کی۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ ۱۹۲۵ میں فوت ہوا۔اس کے مرنے کے بعد اس کا بھتیجامہاراجہ ہری سنگھ کشمیر کا حکمران بنا۔مہاراجہ ہری سنگھ نے ۱۹۴۷تک حکمرانی کی ۔ چنانچہ ڈوگرہ اقتدار تقریباًا ۱۰ سال رہا۔ اس دوران کشمیری،اردو، فارسی اور عربی زبان و ادب کی ترقی اور ترویج کے لیے جو کام ہوا اس کا جائزہ اس تحقیق میں لیا گیا ہے۔اس دوران غیر ریاستی شخصیات نے ادب کی جو خدمت کی اس کا بھی احاطہ کیا گیاہے۔

تعلیم وتدوین کی عمومی ترقی:

مہاراجہ گلاب سنگھ اور مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد میں ایک ریکارڈ دفتر قائم ہوا تھاجو دو دفاتر پر مشتمل تھا۔ ریکارڈ کے معائنے کے دوران مختلف دفتروں اور محکموں سے کتابیں، گزٹ،اور رپورٹیں حوالہ جاتی چیزیں وغیرہ دستیاب ہوتی رہیں۔ڈوگرہ حکمرانوں کے اہم رسدنامے،دستاویزات توشہ خانہ میں محفوظ ہیں۔ سری نگر کا محافظ خانہ ۱۹۷۸ بکرمی میں قائم ہوا تھا۔ وادیِ کشمیر کا جیومیٹریکل سروے اور کشمیر کا پہلا تعمیراتی سروے مہاراجہ گلاب سنگھ کے دور میں ہوااور ریاست کا پہلا نقشہ "کرنہ واہ" سے کرایا گیا یہ اگرچہ بہت مشکل کام تھالیکن کم عرصہ میں نمٹایا گیا۔ امر سنگھ کالج سری نگر، سری پرتاپ کالج سرینگر، گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور جموں کا کالج ڈوگرہ دور میں قائم ہوئے ہیں جو تا حال اپنی اصلی حالت میں تعلیمی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ۱۹۲۵ میں ریاست میں "ریاستی باشندہ کا قانون "نافذ کیا گیا جس کے آنے والے ادوار میں مثبت اثرات مرتب ہوئے۔۔ڈوگرہ دور میں مصوری کی روایت کو بھی زندہ رکھا گیا۔اس دور میں کئی نامور اور اعلی پائے کے مصور تھے۔ان میں سوم ناتھ، غلام رسول سنتوش،تریلوک چند، بنسی پارمو، بھوشن کول،اور مجسمہ ساز غیور حسن شامل ہیں۔ [1]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلّہ

مہاراجہ رنبیر سنگھ امن پسند اور اہل دانش کی قدر کرتا تھا۔ اس نے قدیم سنسکرت اور فارسی کتب کے لیے ایک کتب خانہ قائم کر رکھا تھا۔ اس نے دارالترجمہ قائم کیا جہاں مولویوں نے عربی، فارسی اور تاریخ کی کتب سنسکرت میں ترجمہ کرنے میں مدد دی۔ حکومت نے مسلمان بچوں کی تعلیم کے لیے وظائف منظور کیے جو سری نگر کے سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس بارے میں رامیش رقمطراز ہے:

> Ranbeer Singh established translation department where Moulvis helped to translate Arabic and Persian works on Philosophy and history into Sanskrit. Arabic language was given much importance in Dogra Period. It was compulsory for the Kashmiri Muslims to learn Arabic language. Dogra government established two schools in Strinagar. (2)

منشی بھوانی داس کاچرو کی تحریر بہار تاویل کو بہت پذیرائی ملی۔ کئی ہندو پنڈتوں نے فارسی زبان میں شاعری کی۔ ان میں پنڈت تابہ رام بیتاب کی کتاب "جنگ نامہ" بہت مشہور ہوئی۔ پنڈت راج کول نے ۱۸۸۷ میں غنی کشمیری کے بعد دوسرا درجہ حاصل کیا۔ ادویات پر ایک کتاب حکیم منصور نے لکھی۔ دوسری کتاب گھوڑوں کی بیماریوں کے بارے میں محمد مراد نے لکھی۔ مسلمانوں نے ڈوگرہ عہد کے دوران بہت کام کیا، انھوں نے قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر کشمیری زبان میں لکھی۔ ڈوگرہ عہد کے دوران مولوی یحیٰ کی تفسیر قرآن اور نورالدین قادری کی "مسائل" منظر پر آئیں۔ اکمل الدین احسان نے اس بارے میں اپنی تحریر میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ (۳)

ڈوگرہ عہد کے دوران کشمیری زبان وادب کی ترویج کے لیے جن شعرا کرام نے اپنا کردار ادا کیا ان میں عبدالاحد نادم جو رعنہ واری کے رہنے والے تھے جنھوں نے شاعری کے فن کو آسمان تک پہنچایا، ان کے علاوہ عبدالغفار فارغ وانی نے قصہ یوسف زلیخا، ترجمہ مسدس حالی اور عشقیہ نظمیں اور نعتیں لکھیں۔ میر واعظ یوسف شاہ نے دینی خدمات کے ساتھ ساتھ تعلیم کی ترقی کے لیے بہت کام کیا۔ پیرزادہ غلام احمد مہجور، عبدالاحد آزاد اور شمس فقیر نے تو بیسویں صدی میں شاعری کے میدان میں عظیم خدمات پیش کیں۔ محمود گامی، خواجہ عبدالصمد ککرو کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ پنڈت آنند کول بامزئی، امیر شاہ کریری، پیر حفیظ اللہ حقانی جیسے ادیب اور شاعر بھی ڈوگرہ دور کی پیداوار ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اردو ناول اور افسانہ کی پیداوار رتن ناتھ سرشار نے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

رکھی۔ ان کے کلاسیکی افسانوں کا مجموعہ "فسانہ آزاد" کو عالمی شہرت حاصل ہوئی۔ اس کے ساتھ پریم ناتھ سادھو ،پریم ناتھ درنے کئی کتب لکھیں۔ اردو کے میدان میں زور آور شخصیت تریبوان ناتھ ہجر، شیو نرائن شمیم، سر تیج بہادر سپرو، نے قابل تقلید خدمات سرانجام دیں۔ اردو صحافت کی ترقی اور ترویج میں بھی کشمیریوں نے اہم کردار ادا کیا۔ ریاست جموں و کشمیر کے معروف ادیب ہر گوپال کول خستہ کو بابائے اردو کہا جاتا ہے۔۔ دینا ناتھ چکبست نے صبح کشمیر اور تیج بہادر سپرو نے کشمیر درپن اور مراسلہ کشمیر برج نرائن چکبست کا صبح امید اور بہار کشمیر شامل ہیں۔ ڈوگرہ دور کے مقتدر شعرا میں پیر عبدالقادر عاصم بھی شامل ہیں۔ (۴)

ڈوگرہ دور میں صحافتی اور لسانی ترقی:

ڈوگرہ حکومت کے قیام کے بعد ریاست جموں و کشمیر میں صحافت نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جب ریاست میں اخبار نکالنے کی اجازت ملی تو ریاست کا پہلا اخبار "رنبیر" جموں سے نکالا گیا۔ کشمیر میں صحافتی دور کا آغاز کشمیری پنڈتوں کے ہاتھوں ہوا۔ بعہد مہاراجہ پرتاپ سنگھ ۱۸۸۰ پنڈت ہر گوپال خستہ نے لاہور سے "خیر خواہ کشمیر" اخبار نکالا۔ پرتاپ سنگھ کے دور حکومت میں لالہ ملک راج سراف نے جموں سے پہلا اخبار رنبیر نکالا۔ اس کے علاوہ اخبار کشمیر، سفر، بہار کشمیر، ہمدرد ہند، کوکب کشمیر اور کشمیری مسلمان شائع ہوتے تھے۔ ڈوگروں نے اردو لٹریچر کو فروغ دیا اور کام کے آغاز کے لیے وظائف بھی فراہم کیے۔ مہاراجہ ہری سنگھ نے تخت نشین ہوتے ہی اردو انگریزی ادب کے فروغ کے لیے اقدامات اٹھائے۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ پہلے مدیر تھے جنھوں نے ہفتہ وار "وتستا" کا اجرا کیا۔ (۵)

اولین دور میں اخبارات پہ پابندی تھی، لیکن ہندوستان میں چند اخبارات چھپتے تھے جو کشمیر کے حالات قلمبند کرتے رہتے تھے۔ چونکہ ڈوگرہ حکمرانوں کو خدشہ تھا کہ ان کی زیادتیوں کا احوال عام لوگوں تک نہ پہنچے۔ عوامی شعور کو بیدار کرنے میں اخبارات نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عوام کے علم اور معلومات میں بھی اضافہ ہوتا۔ ڈوگرہ ادوار کے دوران جو اخبارات، میگزین، ہفتہ وار اور ماہوار شائع ہوتے رہے ہیں چونکہ اخبار کے اجرا کے لیے حکام سے اجازت لینا پڑتی تھی۔ ان کی تفصیل کے بارے میں صوفی رقمطراز ہے۔

> The Weekly "Chand" Jammu was edited by Diwan Brothers. The "Desh Sewak" and the "Sudharshan" Jammu weekly favored Hindu Muslim unity. The Deepak Jammu Bi –

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

lingual, Hindi and English. The "Karn Kashmir" Jammu Urdu weekly by Mr. Muhammad Shafi. The Pasban Jammu . The Rattan Jammu Urdu weekly by Mulk Raj Saraf . The Jamhur, the Khursheed, the Naujawan, the Wattan Jammu, the Sadaqat, the Parbat, Poonch, Al-Mujahid, were the news papers started during Dogra Regime. The Aftab Poonch the Zamindar the Tah aur Sher Bahadar , the Himat were some Journals published from Jammu region. (6)

ریاست جموں وکشمیر میں اخبارات کے اجرااور ترویج کے لیے شب وروز کوششیں ہونے لگیں۔ مہاراجہ ہری سنگھ اخبارات کی اشاعت کے حق میں تھا۔ اس دور میں بہت سارے اخبارات منظر پہ آئے جو اہل کشمیر کی حالت زار کو منظر پہ لاتے تھے۔ اس کے ساتھ اخبارات نے عوامی شعور کو بیدار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ روزنامہ مارتنڈ سری نگر جس کا آغاز ۱۹۳۱ میں ہوا۔ سری نگر سے پریم ناتھ بزاز جاری کرتے تھے۔ جن اخبارات، رسائل اور جرائد نے کوشش کی اور راہ آسان کی اس بارے میں صوفی لکھتے ہیں۔

The Martand Urdu , the daily Haqiqet Srinagr, Sadaqat Srinagar, theKashmeer Jadeed Srinagar by Fauq, the Hidayat Srinagar the Rahber Srinagar and the Pasban were also published from Srinagar. The Daily Khidmat Srinagar, the Dunya, Urdu, the Islah Srinagar, the Mahabar . The Ranbeer Jammu, the Inkishaf, the Nau jawan Jammu, the Himat were also published. The papers were weekly, monthly, and daily. These papers awarded the opinion of the public to a large extent. The authors and editors who played a vital role in publication were Muhammad din Fauq. (7)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈوگرہ عہد کے دوران فارسی ادب کی ترویج:

انیسویں صدی کے وسط سے کشمیر پر ڈوگرہ کا عمل دخل شروع ہوا۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ کو سنسکرت کی کتب شائع کرنے کا بہت شوق تھا۔ سنسکرت کی تعلیم کے لیے ایک پاٹ شالا بھی قائم کی تھی۔ اس سے ملحق ایک کتب خانہ بھی تھا۔ فارسی اور عربی کتابوں کے ترجمے شائع کیے جاتے تھے۔

مہاراجہ گلاب سنگھ کے زمانے میں پنڈت ٹھاکر داس راز دان فارسی کے عالم تھے انھوں نے گنیش پنڈت کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا تھا۔ پنڈت راج کاک در بذلہ گوئی میں شہرت رکھتے تھے۔ شیخ نورالدین رفیقی بھی موزوں طبع تھے۔ پنڈت ست رام کیشو نے فارسی اور عربی میں اچھی استعداد رکھتے تھے۔ بہار گلشن کے مرتبین نے لکھاہے کہ ان کا ایک دیوان تھا۔ انھوں نے دستورالعمل کے نام سے مقفی نثر نامہ لکھا تھا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ کے عہد میں ایک اچھے انشاپرداز تھے۔ مرزا احد کے مورث اعلیٰ مرزا قاسم بیگ ترکستان کے امرامیں سے تھے۔ فارسی ادب و انشا کا ذوق رکھتے تھے۔ مرزا احد کی اولاد وقائع نگاری پر مامور رہی۔ میرزا سیف الدین نسے بحیثیت اخبار نویس مہاراجہ گلاب سنگھ کے عہد میں اہم دستاویزات لکھیں ان میں "خلاصتہ التاریخ" کے نام سے موسوم ہے۔ محمد اعظم دی دہ مری کی "واقعات کشمیر" نارائن کول عاجز بھی شامل ہے۔ ملک حیدر چاڈورہ کی تاریخ اعظم بھی اہمیت کی حامل ہے، دیدہ مری کی "واقعات کشمیر" نارائن کول عاجز میر شاہ آبادی کی تاریخ اور پنڈت بیر بل کاچرو کی تاریخ شامل ہے۔ کشمیر کی سب سے اہم تاریخ جو فارسی زبان میں لکھی گئی وہ حاجی محمد مسکین کی "تاریخ کشمیر" ہے۔

پنڈت گوپال کول نے بھاگوت دشم اسکند کا فارسی منظوم ترجمہ کیا۔ گلاب سنگھ کے آخری زمانے میں ہشیار تخلص کا ایک مزاح نگار اور ہجو گو شاعر تھا۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد میں علم و فضل کو فروغ ملا۔ جہاں تک فارسی تصانیف کا تعلق ہے دیوان کرپارام کا نام سب سے پیش پیش ہے۔ فارسی میں ان کی تصانیف میں، گلزار کشمیر، گلاب نامہ، رداسلام تناسخ، ہدایہ التحقیق قابل ذکر ہیں۔ پنڈت رامو درترسل سعادت نے بھی شہر آشوب لکھی۔ پنڈت لچھمن بٹ بھی فارسی کے شاعر تھے اور کافی کلام چھوڑا۔ ملانورالدین نے سیرت نبوی کو منظوم کیا۔ ان کی مثنوی "مولد" کانسخہ آج بھی موجود ہے۔ نقش بندی سلسلے کے ایک اور بزرگ خواجہ عبدالرحمن نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ پنڈت طوطارام برہمن کو فارسی سے بڑا لگاو تھا انھوں نے ایک طویل نظم لکھی۔ اس نے شری مہا بھگوت کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ انھوں نے تاریخ جید احمدی کے نام سے ایک مثنوی بھی لکھی۔ پنڈت ٹیکا رام نے "السعادہ" کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا۔ پنڈت واسدیو شعار نے ایک قصیدہ دو قافیہ لکھا۔ پنڈت کیلاس

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

کول بھی ایک میگزین جاری کرتے تھے۔احمد سعید تارہ بلی قادری سلسلے کے بزرگوں کے ملفوظات اور تعلیمات پر ایک رسالہ قادرہ ۱۹۲۵میں مرتب کیا تھا۔

ابو محمد خواجہ حسن شعری نے فخر الشعرا کا خطاب حاصل کیا۔اس کے بعد پنڈت ہری رام کول نے مہابھارت کا ترجمہ کیا۔فارسی میں ان کے استاد علامہ پنڈت ست رام تھے شعر و سخن کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔ان کی غزلوں کا مجموعہ دیوان بلبل، گلشن عندلیب اور ایک ناٹک ہریش چندر یادگار ہیں۔حافظ غلام رسول شیوا مشہور مورخ کشمیر غلام حسن کھویہامی کے والد اور عربی کے عالم تھے اور اسلامی تصوف سے انھیں خاص شغف تھا۔پیر غلام حسن کھویہامی نے تاریخ حسن قلم بند کی۔تاریخ گوئی میں شعرا اور علما کو خاص امتیاز حاصل ہے۔پنڈت بلہ رام کاک فوتہ دار کشمیری پنڈتوں میں سے ایک سربر آوردہ خاندان میں سے تھے۔فارسی میں ایک دیوان "ہمسایہ پرکاش" کے نام سے موسوم ہے۔بخشی دیارام کاچرو موسوم بہ واقعات مہاراجہ رنبیر سنگھ کا مجموعہ ہے۔مہاراجہ رنبیر سنگھ کے طبیب خاص محمد باقر نے طب یونانی کی عربی کتابوں کے فارسی اور ڈوگری میں ترجمے کیے۔پنڈت بھشن چند روشن مہاراجہ رنبیر سنگھ کے دور کے اچھے شاعر تھے۔پنڈت بیربل سخنور قصیدہ نگاری اور ہجو گوئی میں بڑی مہارت حاصل تھی۔کشتواڑ کے راجہ محمد تیغ سنگھ کے ملک الشعرا حافظ نصر الدین اور حافظ محمد الدین فارسی اور عربی کے عالم اور اچھے شاعر تھے۔

ہری کول نے گل بکاولی کی داستان کو "گلشن عشق" کے نام سے منظوم کیا تھا۔خواجہ شاہ نیاز اچھے شاعر تھے خواجہ محمد شاہ نقش بندی صاحب دیوان اور خواجہ محمد دین دیوان غزلیات، قصائد اور منقبت لکھتے تھے)۔ (۸)

کشمیری زبان و ادب کی ترقی:

مہاراجہ گلاب سنگھ کے آخری ایام میں ریاست کے ایک ملازم کے مخطوطے کی زبان اردو تھی۔لالہ بوٹا سنگھ نے چائے کی کاشت پر ایک رسالہ لکھا تھا۔چوہدری شیر سنگھ نے اردو میں ۱۵۰ صفحات پر مشتمل سفر نامے کے کوائف درج کیے۔مہاراجہ رنبیر سنگھ کو تاریخ نویسی کا شوق اجاگر ہوا تو اس نے دارلترجمہ کا قیام عمل میں لایا۔اس کے ساتھ کئی مطبع خانے بھی قائم کیے۔۱۹۰۰ میں جان محمد گنائی نے کشمیر گزٹ جاری کیا۔ریاست میں ڈوگرہ اقتدار کے وقت ریاست کی دفتری زبان فارسی تھی لیکن ڈوگرہ عہد میں اردو کو سرکاری حیثیت ملی۔برصغیر سے کشمیر آنے والے شاعروں کی عوامی سطح پر پذیرائی اور مقبولیت بھی اردو کی ترویج کا باعث بنی۔ (۹)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

زبان وادب کی آبیاری کے ساتھ ساتھ عوامی شعور بیدار کرنے اور ان کے حقوق کے بارے میں ادراک دینے میں جن تنظیموں نے بنیادی کردار ادا کیا ان میں آل انڈیا مسلم کشمیر کانفرنس، انجمن اسلامیہ جموں انجمن نصرت الاسلام، بزم سخن جموں، ینگ منز مسلم ایسوی ایشن اور ریڈنگ روم جیسی تنظیموں نے اردو کے احیا میں اہم رول ادا کیا۔ ہندوستانی ناٹک اور ڈرامہ کمپنیوں نے اردو کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ریاست میں اردو کے نخل نو کی آبیاری اسے مضبوط بنانے میں مذہبی تحریکوں کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔ عیسائی مشنری بھی اپنا لٹریچر اردو میں ہی تقسیم کرتے تھے۔ ریاست میں اردو کا پہلا چھاپہ خانہ ۱۸۵۸ کو جموں میں قائم ہوا۔ مہاراجہ پرتاب سنگھ نے اسی صدی کے اواخر میں اردو کو ریاست میں سرکاری زبان کا درجہ دیا، یوں یہ زبان تعلیمی نصاب کا حصہ بن گئی۔ ۱۹۳۰ کے لگ بھگ عبدالمجید سالک اور غلام رسول کا اخبار انقلاب کشمیر کی تحریک آزادی کا ترجمان بنا۔ جموں کے مشہور ڈرامہ نویس محمد حسن اردو کی ترویج کے لیے کوشاں رہے۔ ڈوگروں کی حکمرانی اگرچہ مطلق العنانی تھی لیکن وہ ریاست کے باشندے تھے۔(۱۰)

پونچھ شہر کا دوسرا سرکاری سکول وکٹوریہ جوبلی ہائی سکول تھا جس میں تعلیم حاصل کرنے والے لوگوں کا شمار آزاد کشمیر کے قائدین میں ہوتا ہے۔ اس سکول میں چھٹی سے انگریزی نصاب لازمی تھا۔ چوتھی جماعت اردو اور انگریزی کی تعلیم لازمی دی جاتی تھی۔ تعلیمی اصلاحات گلاب سنگھ کے دور سے ہی نافذ ہونا شروع ہوئیں۔ پرائمری اور مڈل سکول قائم کیے گیے اور تدریسی نصاب اردو میں ہی مرتب کیا گیا۔ پنجاب سے اساتذہ بلائے گئے جو تعلیم اردو میں ہی دیتے تھے۔ بیرون ریاست سے تعلیم حاصل کر کے آنے والوں میں شیخ محمد عبداللہ اور چوھدری غلام عباس کے نام سر فہرست ہیں۔(۱۱)

پرتاب سنگھ کی حکومت کے دوران بھی کئی تعلیمی ادارے قائم کیے گئے۔ مہاراجہ پرتاب سنگھ عرصہ تک انگریزوں کے ہاتھوں بے اثر رہا۔ مہاراجہ ہری سنگھ نے خود ثقافتی سرگرمیوں کو جاگر کرنے میں دلچسپی لی۔ اس نے خود بھی انگریزی تعلیم حاصل کی تھی۔ اس نے تعلیم کی بہتری کے لیے جو اقدامات اٹھائے اس بارے میں شبنم سنگھ لکھتے ہیں۔

It is with similar attitude that Maharaja Hari Singh also took certain measures to promote the cultural activities. He was himself well versed with western education and enlightened

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

> with the idea of welfare of his subjects; he took up the cause of promoting higher education and granting scholarships to the meritorious students. He was responsible for establishing a committee that would overlook the dissemination of scholarships to students who would be given an opportunity to go to Europe to learn various skills like architecture, administration, horticulture, forestry, sericulture, etc. It was a novel idea as it would promote an intellectualism among the people and also give them an opportunity to explore. This also indicative of the fact that the Dogra rulers were much concerned about the educational institutions as they would play the most important role in shaping the cultural matrix of the region. (12)

خطے میں ادبی ماحول فراہم کرنے اور ادبی تحریک کو ترقی دینے کا سہرا رنبیر سنگھ کے سر ہے۔اس نے خطے میں صحافت کو فروغ دینے اور "ودیاولاس" پریس قائم کیا اور اس کے مراکز اتربنی، پرمنڈل، جموں اور سری نگر میں کلاسیکی ادب کو ترقی دینے کے لیے قائم کیے اور یہ مراکز جدید خطوط پر اس سوچ سے بنائے گیے کے خطے کے عالم ایک جگہ جمع ہوں ادبی اور مذہبی سرگرمی اں پروان چڑھائیں۔ریاست میں ڈوگرہ کلچر کو فروغ دینا بھی انھی کی ذمہ داری تھی۔دھرم ارتھ ٹرسٹ کی بنیاد مہاراجہ گلاب سنگھ نے رکھی تھی۔اس بارے میں شبنم سنگھ رقمطراز ہے:

> The Dharmarth Trust which was founded by Maharaja Gulab Singh played an important role in the maintenance of Temple structures, preservation of the manuscripts and was used by Maharaja Ranbir Singh to give employment to people of learned background so that it ushered in a reign of cultural

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

development and created a platform for the evolution of a rich Dogra culture. These activities even more impetus with the reorganization of Archaeological Survey under the guidance of Maharaja Pratap Singh. He realized that it was being used Colonial authorities as a tool to promote their propaganda so he took measures to reorganize it and separate archaeology and research by creating a new department.(13)

خواجہ محمد شاہ نقشبندی خود صاحب دیوان تھے۔ خواجہ محمد شاہ اسد تخلص کرتے تھے ،انھوں نے "نوحہ کشمیر" کے نام سے ایک نظم لکھی۔ کشمیر میں کشمیری سنسکرت اور فارسی زبانیں عام طور پر بڑی مقبول ہیں اور ان کی طویل تاریخ ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ جتنی ترقی اردو زبان نے ہندوستان کے باقی صوبوں اور ریاستوں میں کی ہے اس سے کہیں زیادہ اور مسلمہ طور پر ریاست جموں وکشمیر میں کی۔ حتی کہ ڈوگرہ عہد میں اردو نے دفتری زبان کی حیثیت سے فارسی کی جگہ لی اور عدالتی و درسی زبان کا درجہ بھی پایا۔ کشمیر میں ڈوگرہ راج کا آغاز ایسے وقت میں ہوا جب اردو ہندوستان میں ابتدائی تشکیلی مراحل تیزی سے طے کرتے ہوئے ایک واضع اور مستحکم زبان کی شکل اختیار کر چکی تھی۔

ریاست کے صوبہ جموں کی اکثریت ڈوگری زبان بولتی تھی جس سے اہل وادی ناآشنا تھے جب کہ وادیِ کشمیر میں بولی جانے والی کشمیری زبان سے جموں و نواح کے رہنے والے ناواقف تھے۔ اس طرح ذرائع ابلاغ و مواصلات میں اضافہ اردو زبان کی ابتدا اور ترویج کا باعث بنا۔ ریاست میں تعلیم یافتہ افراد کی کمی تھی جس کے سبب ریاست پر قابض حکمرانوں کی عوام کو ان پڑھ رکھنے کی شعوری کوشش تھی۔ اس صورت حال کا ادراک کرتے ہوئے برصغیر سے پڑھے لکھے ہوئے لوگ بالعموم پنجاب سے کشمیر کا رخ کرنے لگے۔ ان لوگوں نے ملازمتیں حاصل کر لیں۔ یہ لوگ اردو زبان بھی ساتھ لائے یوں کشمیر میں اردو زبان کی ترویج بھی ہوئی۔ عوامی مقبولیت کے لحاظ سے نظیر اکبر الہ آبادی اور ان کے کلام کو خاص فوقیت حاصل رہی۔

مہاراجہ رنبیر سنگھ کا محافظ دستہ رام پور کے روہیلوں پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اردو زبان بولتے تھے۔ مہاراجہ سے قربت کے باعث خاص صاحب توقیر بن گئے۔ یہ مقامی افراد سے اردو میں بات چیت کرتے تھے۔ یوں ان کی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

آمد یہاں رہائش، میل ملاپ بھی ریاست میں اردو کی ترویج کا سبب بنا۔ قومی دربار نے بھی ریاست میں اردو زبان کی ترویج اور مقبولیت میں اضافہ کیا۔ مثال کے طور پر صوبہ جموں میں بھمبر کی تحصیل میں ۱۹۱۸ میں ایک فوجی دربار منعقد ہوا جس کا مقصد لوگوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی ترغیب دلانا تھی۔(۱۴)

ڈوگرے چونکہ ہندو تھے اس لیے انھوں نے زیادہ توجہ منادر کی تعمیر پر دی۔ اس کے ساتھ ساتھ پینٹنگ میں بھی ڈوگرہ حکمرانوں نے بہت کام کیا۔ ان کی بنائی ہوئی پینٹنگ تاحال جموں کے مندروں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی پینٹنگ کے اہم مراکز جموں، اودھم پور، پونچھ شہر تھے۔ چنانچہ اس بارے میں سیٹھی رقمطراز ہے:

> Dogra wall paintings are located in the outer Himalian Range of state of Jammu and Kashmir. As one approaches Jammu city from the plains of Punjab, the entire Himalyan range appears as undulating green and brown Hills, gradually increasing in height. The main centers for these paintings are the valleys of Jammu, Udham pur, Dodha and Poonch, most of which are irrigated by small stream and rivulets. The town of Jammu stands on the river Tawi fairly close to the Beas۔(15)

ڈوگرہ عہد میں ریاست کے بیشتر شہروں جن میں صوبہ جموں اور صوبہ کشمیر شامل ہے بیشتر منادر بنائے گئے۔ ان میں مندر شیتلا بھگوتی مندر رگوناتھ مہالکشمی کا مندر، مندر ساوتری جی، لکشمی نارائن مندر، مندر رادھا کرشن جموں میں تعمیر کرائے گئے ان میں سے بعض مندر مہاراجہ گلاب سنگھ کے عہد میں بنائے گئے۔ مندر گداد ھر جی، مندر دیوی ترکتا جی، گلاب سنگھ کے دور حکومت میں تعمیر کرائے گئے۔ مندر رگھوناتھ جی، رنبیر سنگھ نے تعمیر کرایا تھا۔ قلعہ مظفر آباد قلعہ رام کوٹ بھی ڈوگرہ عہد ہی کی یادگاریں ہیں۔ مندروں میں سب سے بڑا اور وسیع مندر شری رگھوناتھ مندر ہے۔ اس کا سنگ بنیاد مہاراجہ گلاب سنگھ نے ۱۹۰۹ بکرمی میں رکھا تھا۔ جموں کو اسی نسبت سے مندروں کا شہر کہا جاتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

دسمبر ۱۸۸۲ میں مسٹر بینو نے ریاست کشمیر کے ۲۷ قلعوں کی فیرست مہیا کی جہاں کُل ۴۵۳۰ آدمی تعینات تھے اور کل ۸۲ بڑی ۱۰۰ چھوٹ توپیں تھیں۔[(۱۶)]

عہد ڈوگرہ میں چند باغات کی تعمیر بھی عمل میں آئی اگرچہ بیشتر اور تاریخی اہمیت کے حامل باغات مغل دور ہی کی یادگار ہیں۔ان باغات میں باغ بمہان سنگھ، نئی پورہ، گلاب باغ، رام باغ جسے مہاراجہ گلاب سنگھ نے تعمیر کرایا تھا۔حضوری باغ اور وزیر باغ جسے مہاراجہ گلاب سنگھ کے وزیر پنوں خان نے بنوایا تھا مغل عہد کی یاد تازہ کرتے ہیں۔باغ ہری سنگھ اور منشی باغ کی تعمیر مہاراجہ ہری سنگھ نے کروائی تھی۔رنبیر سنگھ نے رگھوناتھ باغ، کاٹھی باغ، سمندر باغ سری نگر اور نشاط باغ اپنے دور میں ہی تعمیر کروائے تھے۔ڈوگروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خوب صورتی کے دلدادہ تھے۔ان کے دور میں بھی تعمیرات کا سلسلہ جاری رہا۔سری نگر میں شری پرتاپ میوزیم کے نام سے ایک عجائب گھر موجود ہے جس میں کشمیر کے تاریخی نوادرات رکھے گئے ہیں۔[(۱۷)]

مہاراجہ رنبیر سنگھ نے ۱۸۵۷ میں تخت نشین ہونے کے بعد سنسکرت سیکھنے اور سکھانے کے لیے بھرپور سرپرستی کی۔اس نے اقتدار میں آنے کے بعد علم و ادب کی سرپرستی جاری رکھی۔سنسکرت کی تعلیم اور اس کام کو ترقی دینے کے لیے ایک پاٹھ شالا، کالج اور کتب خانہ بنوایا۔کتب خانہ کے لیے فنڈز جمع کرنے کا آغاز کیا۔ہندی کا معیاری کام اور تراجم کروائے۔اس بارے میں صوفی رقمطراز ہیں:

> Ranbeer Singh's Patronage of Sanskrit learning soon after his accession to the throne in the year 1857, Mahraja Ranber Singh consecrated a shrine to the worship of Rama or Ragunatha, from whom, according to Dogra tradition, the house of the Jammu Rajas claims descent. On account of the establishments a Pathshala or college and a library of Sanskrit works were there foremost objects of the Mahrajas care. In the Pathshala he provided funds for the various branches of Sanskrit learning. For the library the collection of manuscripts was simultaneously begun. Translations to the

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

Hindi of standard works selected from the whole range of the Darshanss, the Dharma and the other shastras, were executed and partly printed with the object of spreading a knowledge of classical Hindu Learning among the Mahraja Dogra subjects through the Dogri language.(۱۸)

عربی زبان و ادب کی ترویج:

کشمیر میں اسلام کی آمد کے بعد علما اور باہر سے آنے والے محدثین نے تالیف کے کام کا آغاز کیا۔ رنبیر سنگھ کے قائم کردہ دارالترجمہ میں عوام کا تالیف کی طرف رجحان بڑھنے لگا۔ اس ادارہ میں تصنیف و تالیف کے کام پہ مامور فارسی اور عربی اہل قلم بھی موجود تھے۔ محیط الغات اسی دور میں لکھی گئی۔

علامہ انور شاہ کشمیری کی زندگی علمی کمالات اور ملی خدمات پر کئی کتب اور رسالے منظر پہ آچکے ہیں۔ وہ علوم دینیہ کے علاوہ شعر و شاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ صرف و نحو، عروض و قوافی کے امام تھے۔ شاہ صاحب کی شاعری کا پہلا حصہ علما کی وفات کے بارے میں قصائد پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ حماسی شاعری سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ قصائد جو دینے حمیت اور اسلامی غیرت سے لبریز تھے۔ انھوں نے "ضرب الخاتم علی حدوث العالم" کے نام سے ایک رسالہ قلمبند کیا۔ اسی دور میں ملا حسن بن عبداللہ نے نحو پر ایک کتاب لکھی۔ مولوی محمد علی کشمیری نے عربی کتاب "علامتہ العلامہ" تحریر کی۔ مرزا محمد اکبر نے نور رسائل پر مشتمل ایک کتاب لکھی۔ ڈاکٹر زبیر احمد نے بلاغت و بیان پر ایک کتاب لکھی۔ مولانا میرک شاہ اندرابی نے "حاشیہ محیط الدائرہ" لکھی۔ شیخ احمد ہزاروں حدیثوں کے حافظ تھے۔ انھوں نے فقہ میں "النفع الوسائل فی جواب خمسہ" اور "عین الجاری فی الشرح اربعین القاری" بھی لکھی۔ علامہ سعدالدین نے "مختصر المعانی" قلمبند کر کے عربی ادب اور معلومات میں اضافہ کیا۔ مولانا ابوالحسن کشمیری نے "حل المغلقات" شرح لکھی۔ محمد علی کشمیری نے "الزبدة فی النحو" لکھی وہ سرکردہ عالم بھی تھے۔ ڈوگرہ عہد کے دوران کشمیر کے علمانے عربی زبان کی ترویج اور ترقی کے لیے بہت کام کیا۔ انھوں نے قرآن پاک کی تفسیر اور ترجمہ کشمیری زبان میں کیا۔ مولوی یحیٰ نے قرآن پاک کے تیس پاروں کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا۔(۱۹)

حوالہ جات

۱۔ محمد یوسف ٹینگ، ہمارا ادب، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز سری ۱۹۸۲، صفحہ ۹۳

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

۲ .. Ramesh Chander Dogra, Jammu & Kashmir: Selected and Annotative Bibliography of manuscripts, books and articles together with suvey of its History , language& literature from Rajtarangni to 1977-78. P. 94

3..Ihsanoglu, Ekmeledin, World Bibliography, of translations of the meaning of Holy Quran, Istambol, Turkey, 1986, p. 281

۴۔ محمد امین کامل، کشیر سون ادب، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سری، ۱۹۷۷، صفحہ ۱۸۱۔

۵۔ سید محمود آزاد، تاریخ کشمیر، سیادت پبلی کیشنز اسلام آباد پاکستان، ۱۹۷۰، صفحہ ۱۷۶

6.. G. M. D. Sufi, Kashir, University of the Punjab Lahore, Vol. ii, 1948, pages i,ii,

7..G. M. D. Sufi, Kashir, University of the Punjab Lahore, Vol. ii, 1948, page , iii

۸ پروفیسر عبدالقادر کشمیر میں اردو سروری، کشمیر میں فارسی ادب کی تاریخ، نیشنل فائن پرنٹنگ پریس چار کمان حیدر آباد، بھارت، صفحات ۲۶۰-۲۹۸

۹۔ پروفیسر فتح محمد ملک، پاکستان میں اردو اور کشمیر، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۰۰، صفحہ 91

۱۰ پروفیسر فتح محمد ملک، پاکستان میں اردو اور کشمیر، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۰۰، صفحات، ۳۱، ۳۲

۱۱۔ اسحاق علوی، آزاد کشمیر میں اردو بطور دفتری زبان، رومیل ہاوس آف پبلی کیشنز راول پنڈی پاکستا، ۲۰۱۸، صفحہ، ۴۹، ۵۱

12.. Shubham Singh Sambyal, Cultural Development During the Dogra Period & Importance of Various Institutions, Department of History, University of Jammu, Vol 11, Issue 3 March 2023, p, 3,

13..Shubham Singh Sambyal, Cultural Development During the Dogra Period & Importance ofVarious Institutions, Department of History, University of Jammu, Vol 11, Issue 3 March 2023, p, 4,

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-09

۱۴۔۔پروفیسر ڈاکٹر محمد عالم چوھدری، کشمیر میں اردو زبان و ادب کا ارتقا تاریخی تناظر میں، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کشمیر سٹڈیز میرپور آزاد کشمیر، ۲۰۲۱، صفحات، ۱۱۰، ۱۰۹

15... Mira Seth, Dogra Wall paintings in Jammu and Kashmir Oxford University Press Delhi, p1

۱۶۔ محمد احمد اندرابی، ہمارا ادب، جموں و کشمیر نمبر ۲، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر و لینگویجز سری نگر، ۱۹۸۰-۸۱ صفحات، ۵۲، ۵۱، ۵۵.....

۱۷۔ ہمارا دب، جموں و کشمیر نمبر ۲، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر و لینگویجز سری نگر، ۱۹۸۰-۸۱ صفحات، ۲۹۰، ۲۸۱، ۲۸۲....۱۷

18...G. M. D. Sufi, Kashir, University of the Punjab Lahore, Vol. ii, 1948, page 806، ۹۳، ۱۱۱، ۵۳،

۱۹۔ ڈاکٹر فاروق بخاری، کشمیر میں عربی زبان و ادب، جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سری نگر، ۱۹۹۳، صفحات، ۹۳، ۱۱۱،